جس میں

ایک ارشادِ نبوی کی تشریح میں ایمان کامل کی علامت۔ اس کے لیے علم صحیح وعملِ صالح کی ضرورت۔ عملی کمزوری کیسے دُور ہوگی اس کے لیے ایک سہل و مجرب طریقہ بتلایا گیا ہے

محی السنۃ حضرت اقدس مولانا شاہ ابرار الحق صاحب دامت برکاتہم عمّت فیوضہم

زیرِ سرپرستی: یادگار خانقاہِ امدادیہ اشرفیہ پوسٹ بکس نمبر: 2074 جامع مسجد قدسیہ
بالمقابل چڑیا گھر، شاہراہِ قائدِ اعظم، لاہور۔ پوسٹ کوڈ نمبر: 54000 ☎ 042 - 6370371
042 - 6373310

انجمن احیاء السنۃ (رجسٹرڈ) نفیر آباد ○ باغبانپورہ ○ لاہور پوسٹ کوڈ: 54920
6551774 -

حُبِّ دُنیا تو کر ہوس کم رکھ
اس پہ تو دین کو مقدم رکھ
دینے لگتا ہے پھر دھواں یہ چراغ
اک ذرا اس کی لو کو مدھم رکھ

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ

مومن کی پہچان

محی السنۃ حضرت اقدس مولانا

شاہ ابرار الحق صاحب

دامت برکاتہم

ناشر:

انجمن احیاء السنۃ

باغبان پورہ - لاہور

نام کتاب ________________ مومن کی پہچان
وعظ ________________ محی السنۃ حضرت مولانا ابرار الحق صاحب مدظلہ العالی
مرتب ________________ محمد افضال الرحمن
ناشر ________________ انجمن احیاء السنۃ، لاہور

ڈاکٹر
نگران اشاعت عبدالمقیم
خلیفہ مجاز : عارف باللہ حضرت اقدس مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب دامت برکاتہم

32 راجپوت بلاک نفیر آباد، باغبانپورہ۔ لاہور فون :042-6551774-
Mobile:0300-9489624 E-mail: dramuqueem@yahoo.com

فہرست عنوانات

باسمہٖ تعالیٰ

عرض مرتّب

حامداً ومصلیاً ومسلماً۔ امابعد

گرمی وسردی کا احساس۔ خوشبو و بدبو کا ادراک یہ حواس کے صحیح ہونے، اور انسان کے صحتمند ہونے کی علامت ہے اسی طرح نیکی و طاعت سے فرحت وخوشی گناہ سے بے چینی وکلفت یہ دل کے زندہ ہونے ایمان کے کامل ہونے اور روحانی اعتبار سے صحت مند ہونے کی علامت ہے۔ چنانچہ خود سرور عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک موقعہ پر ایمان کامل کے بارے میں سوال کیا گیا تو آپ نے اسی احساس وکیفیت کو اسکی علامت ارشاد فرمایا اسی کی تشریح وتوضیح محی السنۃ حضرت مولانا شاہ ابرارالحق صاحب دامت برکاتہم نے، ۷ رجب ۱۴۱۶ھ بروز جمعہ بعد عصر خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون کے بیان میں فرمائی۔ جس کو مجلس "مومن کی پہچان" کے نام سے بعد نظر ثانی واجازت حضرت والا مدظلہ، پیش کررہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کو قبول فرمائے اور امت مسلمہ کو آپ کے فیض سے مستفیض فرمائے۔ آمین

محمد افضال الرحمٰن

خادم مدرسہ اشرف المدارس ہردوئی

۱۵ محرم ۱۴۱۸ھ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَنْ يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلَا مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلَا هَادِيَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ وَنَشْهَدُ اَنَّ سَيِّدَنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ، صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَاَزْوَاجِهٖ وَذُرِّيَّاتِهٖ وَبَارَكَ وَسَلَّمَ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ۔ ـــــــ امابعد!

عن ابی امامۃ ان رجلاً سأل رسول اللّٰہ صلی اللّٰہ علیہ وسلم ما الایمان قال اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مؤمن ۔ رواہ احمد ۔ (مشکوٰۃ ۱۶/)

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا ۔ ایمان کیا ہے؟ آپ نے فرمایا اگر تمھاری نیکی تم کو مسرور کردے اور تمھاری برائی تم کو کلفت میں ڈالدے تو (سمجھو) کہ تم پکے مؤمن ہو ۔

اس وقت ایک حدیث پاک پڑھی ہے اس کے متعلق کچھ باتیں بیان کی جائیں گی۔

ایمانِ کامل کی پہچان

ہر چیز کے اثرات و خواص ہوتے ہیں کہ جب وہ چیز پائی جائے گی تو اس کے اثرات ظاہر ہوں گے، محسوس ہوں گے، مثلاً ٹھنڈا پانی ہے اس میں ٹھنڈک ہوگی اسکا قطرہ بدن پر گر جائے فوراً محسوس ہوگا، ٹھنڈک کا احساس ہوگا، گرم پانی ہے وہ گرم ہوگا، وہ گر جائے تو جیسا گرم ہوگا ویسا ہی اثر ہوگا، اگر چائے گر جائے تو فوراً اثر ہوگا کہ آدمی بلبلا جائے گا، اسی طرح کہیں مردار پڑا ہوا ہے جو کہ سڑ گیا ہے اس میں بو ہوگی، کار میں بیٹھے چلے جار ہے ہیں اس طرف سے گزرے تو اس کی بو محسوس ہوگی، اور چند سکنڈ میں کار آگے بڑھ گئی بو ختم ہوگئی، ایسے ہی رات کی رانی ہے اس کی خوشبو سے فضا مہکے گی اسکے پاس سے گزریں گے تو دل و دماغ کو فرحت ملے گی، جیسے ٹھنڈے پانی، گرم پانی۔ اور دوسری چیزوں کے اثرات ہیں اسی طرح کامل ایمان کے بھی خواص ہیں اس کے بھی اثرات ہیں، چنانچہ اس وقت جو حدیث پڑھی گئی ہے اسمیں سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا گیا۔

ما الایمان   ایمان کیا ہے؟

ظاہر ہے کہ سوال کرنے والے صاحب ایمان تھے، مومن تھے، اس لئے ایمان کی حقیقت پوچھنا ان کا مقصد نہیں تھا، وہ تو ان کو حاصل تھا، مقصد ایمان کامل

کی پہچان معلوم کرنا تھا، اسی لئے آپ نے جو جواب ارشاد فرمایا اس میں بھی اس کی پہچان اور اسکی خصوصیت بیان فرمائی

اذا سرتک حسنتک وساءتک سیئتک فانت مومن — تمہاری نیکی تم کو اچھی لگے اور تمہاری برائی تم کو بری لگے تو تم پکے مومن ہو۔

نیکی کر کے خوشی ہو اور برائی کر کے کلفت ہو، طاعت کر کے فرحت محسوس ہو، اور معصیت سے تکلیف ہو یہ ایمان کامل اور مومن کامل ہونے کی علامت ہے

عمل مقبول کب ہو گا؟

نیکی وطاعت پر ایک بات یاد آگئی اچھا ہے اس کو ذکر کر دیا جائے کہ عمل مقبول کب ہو گا؟ جب اس کی ظاہری شکل بھی قاعدہ کے موافق ہو اور باطن بھی ٹھیک ہو، جب یہ دونوں ہوں گے تو وہ عمل مقبول ہو گا، ہر چیز کے دو حصے ہوتے ہیں ایک ظاہر اور ایک باطن، یہ آلہ مکبر الصوت ہے، اس کا بھی ایک ظاہر ہے اور ایک باطن ہے، اس کی یہ موجودہ جو شکل ہے یہ تو اس کا ظاہر ہے، اور کرنٹ اس کا باطن ہے، آواز بلند ہونے کے لئے کرنٹ بھی ہونا چاہئے جو کہ اس کا باطن ہے، اس کے ساتھ ساتھ میں اس کی یہ موجودہ شکل بھی سامنے ہو جو کہ اس کا ظاہر ہے، اگر خالی شکل ہو کرنٹ نہ ہو تو آواز بلند نہ ہوگی، اسی طرح خالی کرنٹ ہو تو بھی آواز بلند نہ ہو گی، دونوں لازم ملزوم ہیں ظاہر بھی ضروری باطن بھی ضروری جب دونوں ہوں گے تب جا کر اس کا جو مقصود ہے آواز کا بلند کرنا وہ حاصل ہو گا، اسی طرح عمل کا ظاہر اسکی وہ ہیئت اور شکل

ہے جو مسئلہ کے موافق ہو، اور اسکا باطن اخلاص ہے، کسی عمل میں جب یہ دونوں باتیں ہوں گی کہ اسکا ظاہر مسئلہ کے موافق ہو اور اخلاص ہو تو وہ عمل مقبول ہوگا، اور اگر دونوں میں سے ایک نہ ہو تو پھر معاملہ خراب ہو جائے گا۔

اخلاص بغیر مسئلہ کے معتبر نہیں

اگر خالی اخلاص ہو اور عمل مسئلہ کے خلاف ہو تو وہ مقبول نہیں ہوگا، حضرت حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ ہی کا ایک واقعہ یاد آیا کہ ضلع مظفر نگر ہی میں ایک مرتبہ بیان ہوا، بیان کے بعد لوگ جمع ہو جاتے ہیں، بیٹھ جاتے ہیں، تو کچھ لوگ بیٹھ گئے تھے، ان میں سے ایک صاحب نے سوال کیا کہ ظہر کی سنتوں میں دو میں سورت پڑھے اور دو میں سورت نہ پڑھے تو اس کی سنت صحیح ہوگی یا نہیں ہوگی؟ آپ نے فرمایا کہ نہیں ہوگی، پاس میں ایک بڑے میاں بیٹھے ہوئے تھے انھوں نے بھی پھر وہی مسئلہ پوچھا تو فرمایا کہ نہیں ہوگی، پھر انھوں نے دوبارہ پوچھا کہ اجی حضرت کیا نہیں ہوگی؟ فرمایا کہ ہاں بھائی نہیں ہوگی، کیا قسم کھا کے کہہ دوں کہ نہیں ہوگی، اس کے بعد وہ بڑے میاں رونے لگے ان سے رونے کی وجہ معلوم کی گئی، کہنے لگے کہ پچاس برس ہو گئے ہیں اسی طرح ظہر کی سنتیں پڑھ رہا ہوں، ان سے پوچھا گیا کہ ایسا کیوں کیا؟ کہنے لگے کہ جیسے ظہر میں چار رکعت ویسے ہی اس کی سنت میں بھی چار رکعت اسلئے سوچا کہ دونوں کا طریقہ بھی ایک ہی ہوگا، دیکھا آپ نے ایک مسئلہ نہ جاننے کی وجہ سے کتنے دنوں کی نماز غارت ہو گئی، مخلص تو تھا، عمل کا باطن تو تھا لیکن اس کا ظاہر مسئلہ

کے خلاف تھا، مسائل کی بڑی اہمیت ہے، کوئی کام کرو تو معلوم کرو کہ اس کا کیا حکم ہے، اخلاص بھی ضروری ہے، مسائل بھی ضروری ہیں، خالی مخلص ہونا تو کافی نہیں، کوئی اسوقت جاکر گھر میں نفل پڑھنے لگے تو ایسا شخص مخلص تو ہے مگر مقبول نہیں، اسلئے جہاں اخلاص ضروری ہے وہاں مسائل بھی ضروری ہیں ایک وقت میں ایک چیز کار ثواب ہے وہی چیز دوسرے وقت میں منع ہو جاتی ہے۔ مان لو فجر کے وقت اٹھنے میں دیر ہوگئی، آنکھ کھلی جب سورج نکلنے میں پانچ منٹ باقی ہیں تو اس وقت نماز پڑھنا فرض ہے، کہیں گے جلدی سے وضو کر کے پڑھ لو، اور یہی نماز جب سورج نکل رہا ہو تو پڑھنا منع ہے۔

عمل بغیر اخلاص کے مقبول نہیں

اگر عمل کا ظاہر ٹھیک ہو یعنی مسئلہ کے موافق ہو اور باطن یعنی اخلاص نہ ہو تو بھی وہ عمل مقبول نہ ہوگا، حدیث ریا مشہور ہے کہ قیامت کے دن ایک شہید کی پیشی ہوگی اس سے نعمتوں کے بارے میں سوال کیا جائے گا، وہ کہے گا۔

قاتلت فیک حتی استشھدت　　میں آپکی راہ میں لڑا یہاں تک کہ شہید کر دیا گیا

اس پر حق تعالیٰ فرمائیں گے کہ تم غلط کہتے ہو، میرے لئے جہاد نہیں کیا بلکہ اسلئے کیا تھا کہ لوگ کہیں کہ بڑا بہادر ہے، یہ چیز تم کو حاصل ہو چکی، دنیا میں تمھاری تعریف ہو چکی، اسکے لئے حکم ہوگا

نسحب علیٰ وجھہ حتی القی　　اسکو منھ کے بل کھینچا جائے، یہاں تک کہ

فی النار — اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔

اسی طرح ایک دین کا علم رکھنے والے کی پیشی ہوگی، اس سے بھی اسکے بارے میں سوال ہوگا کہ ہم نے تم کو جو نعمت دی تھی اس کا کیا کیا؟ وہ کہے گا

تعلمت العلم و علمته فیک القرآن — میں نے علم حاصل کیا اور دوسروں کو سکھایا اور آپ ہی کیلئے قرآن پڑھا

اس پر حق تعالیٰ فرمائیں گے

کذبت ولکنک تعلمت العلم لیقال انک عالم وقرأت القرآن لیقال انک قاری فقد قیل — تو جھوٹا ہے، تو نے علم محض اسلئے حاصل کیا تھا تاکہ تجھے عالم کہا جائے۔ اور قرآن اسلئے پڑھا تھا تاکہ تجھے لوگ قاری کہیں، چنانچہ تجھے (عالم و قاری) کہا گیا۔

دنیا میں اسکا صلہ مل چکا ہے اسکے لئے بھی حکم ہوگا کہ

فسحب علیٰ وجھه حتی القی فی النار۔ [1] — اسے منہ کے بل گھسیٹا جائے یہاں تک کہ اسے آگ میں ڈال دیا جائے۔

تو جہاد کرنا، شہید ہونا، علم حاصل کرنا، قرآن پاک پڑھنا پڑھانا یہ سب کتنی بڑی چیزیں ہیں، اور شریعت میں حکم ہے کہ ان کو کیا جائے، پھر بھی مقبول نہیں، کیا بات ہے؟ وہی بنیادی چیز کہ ظاہر کے ساتھ باطن یعنی اخلاص بھی ضروری ہے، عمل تو مسئلہ کے موافق ہے مگر اخلاص نہیں اسلئے انجام کیا

---

[1] رواہ مسلم بحوالہ مشکوٰۃ ۱/۳۳

ہوا، ظاہر ہے، اسی لئے میں کہا کرتا ہوں کہ ہر اخلاص معتبر نہیں جب تک کہ وہ مسئلہ کے موافق نہ ہو، اسی طرح ہر عمل مقبول نہیں جب تک اسمیں اخلاص نہ ہو، عمل مقبول کیلئے ضروری ہے کہ اسکا ظاہر مسئلہ کے موافق ہو، اور اسکا باطن یعنی اخلاص بھی ہو،

دل کے بیمار ہونیکی علامت

بات یہ عرض کر رہا تھا کہ نیکی کر کے خوشی ہو، اور برائی کر کے کلفت ہو تو یہ کامل ایمان ہونے کی پہچان ہے، کسی کو خوشبو، بدبو کا احساس ہو، میٹھی چیز کی مٹھاس معلوم ہو، کڑوی چیز کی کڑواہٹ کا احساس ہو تو یہ علامت ہے کہ اس کی قوت شامہ اور ذائقہ صحیح ہے، اور اگر نہ خوشبو محسوس ہو نہ ہی بدبو کا احساس ہو تو یہ بیماری ہے یہ علامت ہے کہ نزلہ ہے، اسکی وجہ سے نہ خوشبو آرہی ہے نہ بدبو آرہی ہے، ایسے ہی نیک کام کر کے خوشی نہیں ہے، برے کام کرنے سے رنج و کلفت نہیں تو معلوم ہوا کہ دل بیمار ہے، اسکو زکام ہو رہا ہے، اس کا علاج کرواؤ بھائی۔

دو باتوں کے اہتمام سے روحانی طاقت آجائیگی

اور اسکا علاج کوئی مشکل نہیں آسان ہے، صرف دو باتوں کا اہتمام کیا جائے، جیسے جسمانی علاج میں ہوتا ہے کہ مرض کو دور کرنے کی دوا دیجاتی ہے پھر یہ کہ جو کمزوری آگئی ہے اسکے لئے تدبیر کیجاتی ہے تاکہ قوت و طاقت آجائے

ایسے ہی یہاں بھی معاملہ ہے کہ اصل میں جو مرض ہے اسکا علاج، پھر دینی اعتبار سے جو ضعف ہو گیا ہے اسکے لئے بھی خمیرہ ہونا چاہئے تاکہ طاقت آجائے، اس امت کی بیماری گناہ ہے، اصل بیماری گناہ ہے، اسکو چھوڑ دیا جائے، ایک ایک گناہ کے اتنے نقصان ہیں کہ انسان کی زندگی تباہ کرنے کے لئے کافی ہیں، آج طاعات کی کمی نہیں، طاعات خوب ہو رہی ہیں، نیک کام میں لوگ ذوق وشوق سے حصہ لے رہے ہیں، مگر پھر بھی مصائب آرہی ہیں بات کیا ہے؟ آج امت جو تباہ ہو رہی ہے اسکی وجہ یہی ہے کہ گناہوں کی زیادتی ہے، اسلئے پہلی چیز یہ ہے کہ گناہوں سے بچا جائے۔ دوسرے یہ کہ سنن ثلاثہ کا اہتمام کیا جائے کہ اس پر عمل کرنے کی برکت سے سنتوں کا ذوق وشوق پیدا ہو گا اور سنتوں پر عمل کرنا آسان ہو گا ان میں پہلی سنت یہ ہے کہ سلام میں سبقت اور کثرت کیجائے سبقت کا مطلب یہ ہے کہ سلام کرنے میں پہل کرے، کثرت کا مطلب یہ ہے کہ ہر ایک کو سلام کرے خواہ پہچانتا ہو یا نہ پہچانتا ہو، عام طور پر لوگ سلام کرنے میں یہ غلطی کرتے ہیں کہ ہمزہ اور میم کی حرکت کو صاف ظاہر نہیں کرتے دونوں کو صاف ظاہر کر کے سلام کرے۔ دوسری سنت یہ ہے کہ ہر بڑھیا کام اور جگہ میں داہنی جانب کو آگے کرے اور ہر گھٹیا کام اور جگہ میں بائیں جانب کو آگے کرے، مثلاً کپڑا پہننا ہو تو داہنی طرف سے پہنے اور اتارے تو بائیں طرف سے اتارے، تیسری سنت یہ ہے کہ ذکر اللہ کی کثرت کرے جن نمازوں کے بعد سنتیں نہیں ہیں ان میں نماز کے فوراً بعد اور جن نمازوں کے بعد سنتیں ہیں ان میں سنتوں کے بعد مستحب یہ ہے کہ استغفر اللہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ تین مرتبہ، آیۃ الکرسی، سورۃ اخلاص

سورۂ فلق، سورۂ ناس ایک ایک مرتبہ پڑھے۔ نیز تسبیح فاطمہ یعنی تینتیس مرتبہ سبحان اللہ، تینتیس مرتبہ الحمدللہ، چونتیس مرتبہ اللہ اکبر پڑھے۔ دن بھر میں ایک تسبیح کلمہ طیبہ، ایک تسبیح استغفار، ایک تسبیح درود شریف کی اس نیت کے ساتھ پڑھے کہ دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھے اور غیر اللہ کی محبت گھٹے، متفرق اوقات میں سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر، لاالٰہ الا اللہ پڑھتا رہے، چاہے ملا کر پڑھے، چاہے الگ الگ پڑھے، بہتر یہ ہے کہ اوپر چڑھے تو اللہ اکبر کہے، نیچے اترے تو سبحان اللہ کہے، اور برابر زمین پر چلے تو لاالٰہ الا اللہ کہے، یہ تین سہل اور اہم سنتیں ہیں اس پر عمل کرے تو پھر خود ہی اسکی برکات کا مشاہدہ ہوگا کوئی پوچھے کہ یہ کہاں ہے؟ تو بھائی تجربہ کی بات ہے، واقعات ہیں، مشاہدات ہیں

درود شریف و استغفار میں ترتیب

درود شریف و استغفار دونوں میں سے یوں تو جس کو چاہے پہلے پڑھے جس کو چاہے بعد میں پڑھے، دونوں طرح ٹھیک ہے، حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندی نور اللہ مرقدہٗ سے پوچھا گیا استغفار و درود شریف میں پہلے کیا پڑھے؟ تو فرمایا پہلے استغفار پڑھے پھر درود شریف پڑھے، پہلے آدمی نہاتا دھوتا ہے، گندگی، میل کچیل دور کرتا ہے پھر عطر لگاتا ہے، اسلئے بہتر یہ ہے کہ پہلے استغفار پڑھے، پھر درود شریف پڑھے، ویسے درود شریف پہلے پڑھے تو کوئی بات نہیں، بہتر طریقہ جو تھا وہ بتلا دیا گیا۔

سنت پر عمل سے امت زندہ ہو جائے گی

کمزور آدمی جب خمیرہ کھانا شروع کرتا ہے تو طاقت آجاتی ہے کہ نہیں؟

ایک ذراسی ٹکیہ کھاتے ہو بخار چلا جاتا ہے، انجکشن لگاتے ہو طاقت آجاتی ہے
کیا سنت کی ٹکیہ کھاؤ گے تو امت زندہ نہیں ہوگی؟ چین وسکون نہیں ملیگا؟
کوئی خمیرہ کھائے گا، مقویات کھائے گا اثر ہوگا کہ نہیں؟ اثر ہوگا، لیکن مسلسل
کھائے قاعدہ سے کھائے، اسی طرح اہتمام کے ساتھ سنت پر عمل کرے مسلسل عمل
کرے تاکہ ساری زندگی سنت کے موافق ہوجائے، پہلے ان سنتوں پر عمل کرنا شروع
کردے جن پر کوئی روک ٹوک کرنے والا نہیں، مزاحمت کرنے والا نہیں، پھر
اور سنتوں پر عمل کرنے کی قوت وہمت پیدا ہوجائے گی، سونے کی سنتوں پر
عمل کرنے سے کون روکتا ہے؟ بیت الخلاء جانے کی سنتوں پر عمل کرنے سے
کون روکتا ہے؟ کھانے اور پینے کی سنتوں پر عمل کرنے سے کون روکتا ہے؟
ان سنتوں پر عمل کروگے تو جو اور سنتیں ہیں اور واجبات ہیں ان پر عمل کرنا آسان
ہوجائے گا، بعض فرائض، بعض واجبات پر عمل کرنے سے گھر والے روکتے
ہیں، بعضوں کی بیویاں شرعی داڑھی سے روکتی ہیں، بعضوں کے خاندان والے
روکتے ہیں کہ ارے میاں ابھی تو تمہاری شادی ہوئی نہیں اور تم نے داڑھی رکھ لی۔

سنت کی برکت سے شرعی پردہ کی قوت آجائے گی

اور بھائی پردہ کے سلسلے میں تو بہت کوتاہی ہو رہی ہے، اشراق پڑھ
لینا آسان، تہجد پڑھ لینا آسان، اوابین پڑھ لینا آسان لیکن پردہ شرعی پر عمل کرنا
مشکل، کتنے خالو ہیں جو بھانجیوں سے پردہ کرتے ہیں، اور کتنی بھانجیاں ہیں جو
خالو سے پردہ کرتی ہیں؟ میں تو لطیفہ کے طور پر کہا کرتا ہوں کہ خالو کو تو آلو بنا رکھا
ہے، آلو کسی طریقہ سے پکتا ہے، کھاتے ہیں، اور ہے وہ بھالو، بھالو ریچھ کو کہتے

ہیں اسکے قریب میں کوئی جاتا ہے؟ کوئی نہیں جاتا ہے، ایسے ہی اس سے بھی پردہ کرنا چاہیئے، جہاں چچی کی بچی یعنی چچازاد بہن سے پردہ ہے وہاں چچی سے بھی تو پردہ ہے، جہاں ممانی کی بچی یعنی ماموں زاد بہن سے پردہ ہے وہاں ممانی سے بھی پردہ، ممانی سے پردہ پر یاد آیا، یہ میں اسلئے عرض کر رہا ہوں تاکہ ہم لوگوں کو اندازہ ہو کہ حضرت والا حکیم الامت نور اللہ مرقدہٗ کی کیا شان تھی، کیا معاملہ تھا حضرت والا مولانا تھانوی نور اللہ مرقدہٗ اپنے ساتھیوں میں کیسے ممتاز ہوئے؟ شروع ہی سے عمل کا اہتمام، سُنّت کا اہتمام تھا، حضرت والا نور اللہ مرقدہٗ کے بھانجے تھے مولوی سعید احمد صاحب مولانا ظفر احمد صاحبؒ کے بھائی تھے، انکی والدہ کا جب انتقال ہوا تھا تو ان کی عمر ڈھائی سال کی تھی، حضرت مولانا کی اہلیہ نے ان کی پرورش کی، جب وہ بارہ برس کے ہو گئے، حالانکہ یہ عمر ایسی نہیں ہے کہ شرعی اعتبار سے بالغ ہونے کے احکام کا پابند کرنا ضروری ہو جائے۔ بہر حال ایک دن مولانا نے پوچھا میاں سعید تمھاری عمر کتنی ہے؟ انھوں نے کہا بارہ سال، پھر پوچھا کہ ممانی محرم ہے کہ نامحرم، انھوں نے کہا نامحرم یعنی پردہ کرنا چاہیئے، ابھی مولانا نے کچھ کہا نہیں صرف پوچھا ہی تھا، لیکن اسکا اثر کیا ہوا؟ کہ دوپہر کو کھانے کا وقت آیا، از خود تو جاتے نہیں، ممانی بلاتی ہیں تو بھی نہیں جاتے، ڈھائی برس کی عمر سے جس کی گود میں رہے ہوں، پرورش ہوئی ہو، ان سے اب پردہ شروع ہو گیا، آج ہمارے اندر یہی تو کمی ہو گئی ہے، بھاوج سے پردہ کرنے والے کتنے لوگ ہیں؟ بعض جگہ شوہر کے بڑے بھائی سے تو پردہ کیا جاتا ہے، چھوٹے بھائی سے نہیں کیا جاتا، بیوی کی بہن سے پردہ کرنے والے

کتنے لوگ ہیں؟ اس طرح کے حالات و معاملات ہو رہے ہیں، اسکی وجہ دینی اعتبار سے کمزوری ہے، جس کی بنا پر عمل نہیں ہو پاتا، ان سنتوں پر عمل کیا جائے سنن ثلاثہ کا اہتمام کیا جائے تو قوت وطاقت پیدا ہوگی، اسکی برکت سے عمل کرنا آسان ہو جائیگا، تجربہ کی بات ہے، خمیرہ کھائیگا تو قوت وطاقت آئے گی۔

فائدہ دارین کا

جس طرح سرکاری ملازم کو کام کی وجہ سے دو بدلہ ملتے ہیں ایک تنخواہ دوسرے پنشن، تنخواہ بھی کام کرنے کی وجہ سے ملتی ہے، اور پنشن بھی اسی وجہ سے ملتی ہے، اسی طرح اچھا عمل ہو تو اور برا عمل ہو تو اسکے بھی دو بدلہ ہیں، ایک بدلہ دنیا میں، اور ایک آخرت میں، سُنت پر عمل کریگا تو دنیا میں بھی چین و سکون ملے گا حسن خاتمہ ہوگا، اور پھر آگے کے جو معاملات ہیں قبر میں آرام، برزخ میں آرام میدان محشر میں سہولتیں، پلصراط پر تیزی سے گزر جائے گا، پھر ایکدم جنت پہونچ جائے گا یہ سب آسانیاں اور برکتیں ہیں، جو سنت پر عمل کرتا ہے اسکا فائدہ خود اس کو جو ہوگا وہ تو ہوگا ہی ساتھ میں اوروں کی بھی رہبری کا باعث بنتا ہے اس سے نور پیدا ہوتا ہے، نور سے سرور حاصل ہوتا ہے اور سرور سے قوت بڑھ جاتی ہے، اور وہ نور جب قوی ہو جاتا ہے پھر اس سے اور بھی لوگ نفع اٹھاتے ہیں۔

محبوبیت و مقبولیت کا نسخہ

سنت پر عمل کرنے سے اللہ تعالیٰ محبوبیت و مقبولیت عطا فرماتے ہیں اکابر اور بزرگان دین کو دیکھو ان میں کیا خاص بات ہے، دوسروں میں بھی ان کی کتنی محبوبیت و مقبولیت ہے اپنے تو عزت و اکرام کا معاملہ کرتے ہی ہیں، دوسرے لوگ کتنا کرتے ہیں، کیا یہ ہیرے جواہرات کھاتے ہیں بس سنت پر عمل کرتے ہیں، اسی پر عمل کی یہ برکات ہیں، آج جن لوگوں نے سنت کو پکڑ رکھا

ہے، انھیں کو ہم علماء ربانی اور مشائخ حقانی کہتے ہیں، ہر شخص عطر لگا کر آئے تو فضا کی کیا کیفیت ہوگی، جدھر سے گزریں گے لوگوں کا دماغ مہکتا چلا جائے گا۔ ایسے ہی ہر مومن سنت پر عمل کرنے لگ جائے پھر دیکھو کیا اثرات ظاہر ہوں گے، فضا کیسی بدل جائے گی، آج ہم نے سنت کو کتابوں میں بند کر رکھا ہے۔ کتابوں میں سُنت کا ذکر ہے، عملی زندگی اس سے خالی ہے عطر ہے شیشی میں بند ہے اسکو اور محلہ والوں کو اس سے کیا فیض پہونچے گا، عطر لگا کر چلے اپنا بھی دماغ معطر ہوگا اور اوروں کو بھی فیض پہونچے گا سُنت پر عمل کرنے سے اپنا بھی فائدہ ہوگا، دوسروں کو بھی اس سے نفع پہونچے گا۔

خلاصۂ کلام

اسوقت چونکہ وقت تھوڑا ہے، مختصر باتیں عرض کردی گئیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ ایمان کامل کی علامت یہ ہے کہ نیکی کرکے فرحت ہو اور برائی کر کے کلفت ہو، یہ بات اگر حاصل ہے تو قابل شکر ہے، اور اگر نہیں ہے تو قابل فکر ہے، علاج کی ضرورت ہے، اور اس کا علاج دو چیزیں ہیں ایک یہ کہ گناہوں سے بچے، دوسرے یہ کہ سنت کا اہتمام کرے جس کا طریقہ بھی بتلا دیا گیا۔ اس کے موافق عمل کیا جائے تو پھر انشاء اللہ اسکی برکت سے ایمان کی حقیقت اور کامل ایمان کی خصوصیت بھی حاصل ہو جائیگی۔ اب دعا کرلی جائے کہ اللہ تعالیٰ ان باتوں کو قبول فرمائے، اور عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

القول العزیز

وقتِ عمل کب آئے گا ہیں ہم کس انتظار میں
اب بھی ہے کیا کوئی کسر ذلت و افتقار میں
جب کہ خدا پہ تھی نظر کچھ نہ تھا دشمنوں کا ڈر
دس بھی ہوتے تو بے خطر گھس گئے ہم ہزار میں

رنگ رلیوں پہ زمانے کی نہ جانا اے دل
یہ خزاں ہے جو بانداز بہار آئی ہے

القول العزیز

ضربیں کسی کے نام کی دل پہ یونہی لگائے جا
گو نہ ملے جواب کچھ در یونہی کھٹکھٹائے جا
کھولیں وہ یا نہ کھولیں در اس پہ ہو کیوں تری نظر
تو تو بس اپنا کام کر یعنی صدا لگائے جا

مجذوب رحمۃ اللہ علیہ